Пролетарии всех стран, соединяйтесь

БУРЯТ-МОНГОЛУН УНЭН.

Орган ЦИК'а Буррспублики и Буробкома ВКП (б.).

Выходит два раза в неделю.

№ 3.

Понедельник, 11 января 1926 г. г. Верхнеудинск

Адрес Редакции: г. В-Удинск. Об'единенное газетное издательство.

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ثمینہ ۔ ایک ناول

(مصنفہ ڈپٹی نذیر احمد)

باب ۱۲ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۱۵ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۱۶ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۱۷ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۱۸ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۱۹ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۰ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۱ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۲ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۳ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۴ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۵ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۶ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۷ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۸ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۲۹ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۰ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۱ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۲ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۳ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۴ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۵ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۶ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۷ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۸ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۳۹ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۴۰ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۴۱ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «وہ نہیں آئے گی۔ لکھا ہے کہ ابا کی طبیعت سنبھلی ہے۔» اصغر نے کہا: «تو تم ہی جاؤ۔ میں دفتر سے چھٹی لے کر آتا ہوں۔» بیوی نے کہا: «چھٹی لینا آسان نہیں۔ صاحب ناراض ہوں گے۔» اصغر نے کہا: «ثمینہ کی خاطر ناراضی کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔» بیوی خاموش ہو گئی۔ اصغر کے دل میں ثمینہ کی یاد اور بیوی کی مجبوری کی کشمکش چلتی رہی۔

۴۲ — ثمینہ کا خط

ثمینہ کا خط پڑھ کر اصغر کی بیوی کا دل بھر آیا۔ وہ اپنے میکے جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ خط میں لکھا تھا کہ ثمینہ کو اب اکیلے رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ اصغر کو دفتر سے فرصت نہیں ملتی اور نوکر بھی چھٹی پر گیا ہوا ہے۔ بیوی نے خط شوہر کو دیا۔ اصغر نے پڑھا اور کہا: «ثمینہ کو یہاں لے آؤ۔ میں اس کے لئے الگ کمرہ خالی کرا دیت

ہمالیہ کے پرانے تعلیمی ادارے

ریختہ پور انگلش ہائی اسکول ۱۹۰۵ء

ہمالیہ کے ہر گاؤں میں ایک ہائی اسکول ہونا چاہیے۔ قائداعظم

ریختہ پور (نمائندہ) ۴ جنوری ۱۹۰۵ء: ضلع ریختہ پور کے قصبہ نارووال میں آج ایک نئے ہائی اسکول کا افتتاح ہوا۔ اسکول کا نام ریختہ پور انگلش ہائی اسکول رکھا گیا۔ افتتاح ڈپٹی کمشنر مسٹر جی ایچ ہیلے نے کیا۔ اسکول کی عمارت ۱۲ کنال رقبے پر تعمیر کی گئی ہے۔ اس میں ۱۴ کمرے، ایک سائنس لیبارٹری اور ایک وسیع صحن ہے۔ ابتدا میں ۶ جماعتیں کھولی گئی ہیں اور داخلے کے لیے ۲۱۰ طلبا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر جی ایچ ہیلے کے مطابق اگلے سال جماعت ہفتم کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ اسکول کی فیس ۸ روپے ماہوار رکھی گئی ہے۔ اسکول کمیٹی کے چیئرمین رائے بہادر کنور سین نے کہا کہ اس علاقے کے بچے اب تک ریلوے اسٹیشن کے اسکول تک جاتے تھے جو ۶ میل دور ہے۔ انہوں نے کہا کہ والدین کا مطالبہ تھا کہ قصبے میں ہی ہائی اسکول کھولا جائے۔ اسکول کمیٹی نے ۳ ایکڑ زمین اسکول کے لیے وقف کی ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا کہ ضلع کونسل ریختہ پور اگلے مالی سال میں اسکول کو ۲۵ روپے ماہوار امداد دے گی۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر مسٹر جی ایچ ہیلے نے بتایا کہ داخلہ فارم ۸ روپے میں دیے جائیں گے اور کسی طالب علم کو فیس کی وجہ سے واپس نہیں کیا جائے گا۔ تقریب میں ۴۰ والدین اور ۱۲ اساتذہ شریک ہوئے۔ اسکول کے ایک استاد مسٹر رام داس نے کہا کہ اسکول میں ۸ اساتذہ کی آسامیاں خالی ہیں جو جلد پُر کی جائیں گی۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ اگر طلبا کی تعداد ۱۵۰ ہو گئی تو ایک اور استاد کی آسامی منظور کی جائے گی۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے کہا کہ اسکول میں ۱۰ کمپیوٹر لیبارٹری کے لیے درکار ہیں۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ یہ درخواست ضلع کونسل کو بھیجی جائے گی۔ اسکول کے ایک طالب علم نے کہا کہ وہ روزانہ ۶ میل پیدل آتا ہے اور اسکول کے قریب رہنے کا خواہش مند ہے۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ اگر طلبا کی تعداد ۲۰۰ ہو گئی تو اسکول کے قریب ہاسٹل کے لیے ۲ کنال زمین دی جائے گی۔ اسکول کے ہیڈ ماسٹر نے کہا کہ اسکول میں ۱۲ کمرے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ یہ درخواست ضلع کونسل کو بھیجی جائے گی۔

(ریختہ) ہمالیہ کی سرحدوں پر سیاحت کا نیا دور

**سیاحت کے فروغ کے لیے ۱۲ نئے چیک پوسٹ قائم کیے گئے ، ٹورسٹ ویزا کی شرط ختم کر دی گئی ، سیاحوں کی تعداد میں ۴۰ فیصد اضافہ ریکارڈ ہوا ، حکومت کا دعویٰ ہے کہ ۲ سال میں ۵ ہزار نئے روزگار پیدا ہوں گے ، ماہرین کا انتباہ ہے کہ ماحولیاتی نظام کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے ، مقامی آبادی کے تحفظات بھی سامنے آ گئے ہیں ، ریزرو فورسز کی تعداد بڑھانے کا مطالبہ ہے ، سیاحت کی وزارت کا ہدف ۲۰۲۵ء تک ۱۰ لاکھ غیر ملکی سیاح ہے ، ٹورسٹ پولیس کا قیام ، ہوٹلوں کے نرخ مقرر کرنے کا فارمولا ، ہوائی اڈوں پر ویزا کاؤنٹر ، ٹورسٹ ایمرجنسی ہیلپ لائن ۱۱۲۸ ، ماہرین کا انتباہ ہے کہ ہر سیاح کا کاربن فٹ پرنٹ ۱۲ کلو ہے

ئىلىشقىنىڭ ئىلىم ۋە سەنئەت

(ھەققىدىكى ئەدەبىيات ۋە ئەدەبىيات)

ئىمىد چوڭ

ئۇيغۇر ئەدەبىياتىدا چوڭ ۋە ئىنچىكە ئەدەبىياتنى ئايرىش ئەنئەنىسى بار . ئەدەبىياتنى چوڭ ۋە ئىنچىكە دەپ ئايرىش ئەدەبىياتنىڭ ئىچكى تەرەققىيات قانۇنىيىتى بىلەن مۇناسىۋەتلىك . چوڭ ئەدەبىيات ئەدەبىياتنىڭ ئاساسلىق تىپى بولۇپ ، ئۇنىڭ ئىچىدە ئىنچىكە ئەدەبىيات ئۆزىگە خاس ئورۇن ئىگىلەيدۇ . ئەدەبىيات تارىخىدا چوڭ ۋە ئىنچىكە ئەدەبىياتنىڭ ئۆز ئارا ئورنىنى ئالماشتۇرۇش ھادىسىسى كۆپ كۆرۈلىدۇ . مەسىلەن ، ھازىرقى زامان ئۇيغۇر ئەدەبىياتىدا ئىنچىكە ئەدەبىيات ئەدەبىياتنىڭ ئاساسلىق تىپىغا ئايلانغان بولسا ، ئۇتتۇرا ئەسىردە چوڭ ئەدەبىيات ئەدەبىياتنىڭ ئاساسلىق تىپى ئىدى . بۇ ئەھۋال ئەدەبىيات تەرەققىياتىدا ئۇچراۋاتقان ئۆزگىرىشلەرنى كۆرسىتىدۇ . ئەدەبىيات تەرەققىياتىدا چوڭ ۋە ئىنچىكە ئەدەبىياتنىڭ ئۆز ئارا ئورنىنى ئالماشتۇرۇش ھادىسىسى ئەدەبىيات ئىلمىدە ئاز ئۇچرايدىغان ھادىسە بولۇپ ، ئۇ ئەدەبىيات ئىلمىدە ئىزدىنىشكە ئەرزىيدىغان مەسىلە .

ئەدەبىيات تەرەققىياتىدا چوڭ ۋە ئىنچىكە ئەدەبىياتنىڭ ئۆز ئارا ئورنىنى ئالماشتۇرۇش ھادىسىسى ئەدەبىيات ئىلمىدە ئىزدىنىشكە ئەرزىيدىغان مەسىلە . ئەدەبىيات تەرەققىياتىدا چوڭ ۋە ئىنچىكە ئەدەبىياتنىڭ ئۆز ئارا ئورنىنى ئالماشتۇرۇش ھادىسىسى ئەدەبىيات ئىلمىدە ئىزدىنىشكە ئەرزىيدىغان مەسىلە . ئەدەبىيات تەرەققىياتىدا چوڭ ۋە ئىنچىكە ئەدەبىياتنىڭ ئۆز ئارا ئورنىنى ئالماشتۇرۇش ھادىسىسى ئەدەبىيات ئىلمىدە ئىزدىنىشكە ئەرزىيدىغان مەسىلە .

ئەدەبىيات تەرەققىياتىدا چوڭ ۋە ئىنچىكە ئەدەبىياتنىڭ ئۆز ئارا ئورنىنى ئالماشتۇرۇش